از عدالتِ عظمیٰ

ساوتری دیوی

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ ودیگران

تاریخ فیصلہ: 12 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی ایکٹ، 1894:

دفعات 4(1)، 11 — ایوارڈ - معاوضہ ادا کیا گیا - حتمی بن گیا — سابقہ مالک کے پاس پہلے سے موجود حق، تعلق اور مفاد کا وجود ختم ہو جاتا ہے اور اسے الگ کر دیا جاتا ہے - ریاست میں سرمایہ کاری کی گئی اور مفاد الیہ ہونے والا تمام رکاوٹوں سے پاک ہے - صرف اس وجہ سے کہ حصول کے بعد زمین کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے، زمین کے سابقہ مالک خود بخود فراہمی کے حقدار نہیں ہوتے ہیں - رہنما اصول کے تابع ان کے دعوے پر غور کیا جائے گا - مجاز اتھارٹی کے سامنے درخواست دائر کرنے کا حقدار ہے جو قواعد کے مطابق اس پر غور کرے گا اور اسے نمٹائے گا۔

ریاست یوپی بنام پستادیوی، اے آئی آر (1986) ایس سی 2025، کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3794، سال 1996۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 1597، سال 1991 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 31-5-94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے نیرج کمار جین اور مس ابھا آر شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 31 مئی 1994 کو رٹ پٹیشن نمبر 1597/91 میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالتِ عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ دلیل یہ ہے کہ چونکہ اس کی زمین عوامی مقصد یعنی رہائشی اور تجارتی مقصد کے لیے حاصل کی گئی تھی، اس لیے زمین کو مذکورہ مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا گیا تھا، اس لیے وہ ایس ایل پی پیپر بک کے ساتھ منسلک ضمیمہ 3 میں حکومت کی پالیسی کے مطابق زمین کی فراہمی کی حقدار ہے۔ مانا جاتا ہے کہ حصول اراضی ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 20 اگست 1980 کو شائع کیا گیا تھا جس میں بڑی حد تک زمین حاصل کی گئی تھی۔ یہ ایوارڈ دفعہ 11 کے تحت 12 فروری 1986 کو دیا گیا اور معاوضہ ادا کیا گیا۔ یہ حتمی ہو گیا ہے۔ اپیل کنندہ نے اسے زمین الاٹ کرنے کی ہدایت کے لیے رٹ پٹیشن دائر کی، جو حکومت کی طرف سے بے دخل افراد کو پلاٹ الاٹ کرنے کے لیے بنائی گئی پالیسی کے تحت اس کی حصول اراضی کے بدلے میں ایک پلاٹ ہے اور اس عدالت کی طرف سے یوپی بنام پپیتا دیوی، اے آئی آر 1986 ایس سی 2025 میں مقرر کردہ رہنما اصول کے مطابق ہے۔

ایک بار جب زمین حاصل ہو جاتی ہے اور حصول حتمی ہو جاتا ہے، تو سابقہ مالک کے پاس پہلے سے موجود حق، تعلق، اور مفاد کا وجود ختم ہو جاتا ہے اور اسے الگ کر دیا جاتا ہے اور ریاست اور مفاد الیہ کو تمام رکاوٹوں سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ: کیا سابقہ قابض جگہوں کی فراہمی کا حقدار ہے؟ پالیسی کے آخری پیراگراف میں کہا گیا ہے کہ:

"ایک بے دخل شخص کو پلاٹ کی پیشکش کی جا سکتی ہے جب وہ بیان حلفی داخل کرتا ہے کہ اس کے پاس اس قصبے میں کوئی مکان / دکان / پلاٹ نہیں ہے، اس کے علاوہ، اسے حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہونے سے پہلے ایک سال کے لیے حاصل کی جانے والی زمین کا مالک ہونا چاہیے اور اس کی 75 فیصد زمین حصول کے تحت ہونی چاہیے۔"

ان شرائط کی تکمیل پر اور پھر اس میں طے شدہ رہنما اصول کے تابع، امیدوار فراہمی کے لیے غور کرنے کا حقدار ہو گا۔ صرف اس وجہ سے کہ حصول کے بعد زمین کا استعمال نہیں کیا گیا ہے، وہ خود بخود فراہمی کے حقدار نہیں ہیں لیکن رہنما اصول کے تابع، ان کے دعوے پر غور کیا جائے گا۔ اپیل کنندہ مجاز اتھارٹی کے سامنے درخواست دائر کرنے کا حقدار ہے جو قواعد کے مطابق اس پر غور کرے گا اور اسے نمٹائے گا۔

اپیل کو مندرجہ بالا ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document